قادیانیت (انگریزی) از۔ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ مترجم مسعود الرحمن۔ فیصل آباد

قادیانیت اور مسیح موعود

باب نمبر ۷

قادیانیت سے وابستہ تمام لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ غلام احمد وہی مسیح موعود ہے جسکے ظہور کا وعدہ خدائے بزرگ وبرتر نے کیا تھا نیز اس کی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مستند، صحیح اور صریح ارشادات کی حمایت بھی حاصل ہے اور چونکہ اس ظہور کی تصدیق کسی عام انسان کی بجائے خود پیغمبر زماں، سرور کون ومکاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے اس لئے اس (غلام احمد) پر ایمان لانا اور اس کی پیروی کرنا دیگر افراد کا بالعموم اور مسلمانوں کا بالخصوص فرض اولین ہے۔ اسی بنا پر ہم اس کے اس دعویٰ مسیحیت کا جائزہ لیتے ہیں تاکہ حقیقت سے آشنائی ہوسکے۔ مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ ....

میں اس خدائے بزرگ وبرتر کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جس نے مجھے نبی بناکر بھیجا اور جسکی طرف کوئی لعنتی انسان ہی جھوٹ منسوب کرسکتا ہے، اس نے مجھے مبعوث کیا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود بنایا ہے۔ (تبلیغ رسالت۔ ج نمبر۱۰ ص ۱۸)

ایک اور مقام پر کہتا ہے کہ ....

میرا دعویٰ ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جسکے متعلق الہامی کتابوں میں اس بات کی خبردی گئی ہے کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۹۵)

مزید لکھتا ہے کہ ....

تمام جلیل القدر اولیاء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح موعود یا تو چودھویں صدی ہجری سے پہلے ظاہر ہوگا یا پھر چودھویں صدی ہجری کے آخر میں دنیا کو رونق بخشے گا۔ (بالکل غلط، یہ بات کسی نے نہیں کہی) اور یہ بات واضح ہے کہ چودھویں صدی میں میرے سوا کسی نے بھی ایسا دعویٰ نہیں کیا لہٰذا میں ہی مسیح موعود ہوں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۸۵)

سبحان اللہ! اپنے دعوے کے استحکام کے لئے کتنی عجیب وغریب دلیل پیش کی گئی ہے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اور مقام پر یہ خود ہی اپنے دعوے کو یوں جھٹلاتا ہے کہ ....

چند بے وقوف سمجھتے ہیں کہ میں مسیح ہوں حالانکہ میرا دعویٰ یہ تھا کہ میں مسیح جیسا ہوں۔ میں ہرگز یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں لہٰذا جو شخص بھی مجھے اس بات کا الزام دیتا ہے وہ جھوٹا اور من گھڑت قصہ گو ہے۔ میرا دعویٰ فقط یہی ہے کہ میں مسیح کی مانند ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کی کچھ اخلاقی اور روحانی خوبیوں سے مجھے بھی متصف فرمایا ہے۔

(ازالہ اوہام ۔ ص ۲۹۶)

ایک اور موقع پر یہ بات کہی کہ ....

میں نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ مسیح موعود ہوں اور یہ کہ میرے بعد کوئی مسیح نہیں آئے گا۔ بلکہ میرا ایمان ہے اور میں پھر اس کا اعادہ کرتا ہوں کہ میرے بعد ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں مسیح آئیں گے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۲۹۶)

اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اس دجال کی بھی پیروی کریں اور اگر بعد میں پھر کوئی مسیحیت کا دعویٰ کرے تو یہ اس کی بھی اطاعت وفرمانبرداری کریں .... دیکھئے کہ یہ کتنی احمقانہ منطق ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ یہ شخص "قبیلہ کاذبین" کی طرح اندھا دھند خبط کے عالم میں بے دھڑک ہوکر اپنے خود ساختہ دعوے کو پورے زور شور سے پیش کئے جا رہا ہے۔ بس ایسے ہی مختلف شیطانی اور پر فریب طریقوں سے اس کے ہمنوا سادہ لوح مسلمانوں اور عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں اور ان کا قبیح منصوبہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو سبز باغ دکھا کر "امور رہبری" خود سنبھال لیں۔

تردید و تکذیب سے مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ کھوکھلے دعوے کسی مسخرے کی فضول حرکات اور بڑ سے زیادہ اہم نہیں ہیں بلکہ اس کی طرف سے کی گئی کسی قسم کی تردید اس کے دعووں کو مزید جھوٹا ثابت کرتی ہے۔ اگرچہ ان دعوؤں میں کوئی گہرائی اور حقیقت نہیں۔ پھر بھی ہم ان کا ایک علمی انداز سے جائزہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہماری دلیلوں کے تمام مصادر ومراجع اسی احمق کے تحریری اقتباسات، مضحکہ خیز انکشافات، لوٹ پوٹ کر دینے والے کذبات اور خود ساختہ و بے معنی "اجتہادات" پر مبنی ہوں گے۔ ہماری اس کوشش کا ایک مقصد ان لوگوں کو بھی خبردار کرنا ہے کہ جو بے خبری کے عالم میں ان لوگوں کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے ان کے ان عقائد کی تشہیر کا مسلسل باعث ہیں کہ جن میں کفر اور اللہ وحدہ لاشریک کی شان میں گستاخی کے سوا کچھ مخفی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزول کے بارے میں اور ان کی شخصیت اور خوبیوں کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار نکات بیان فرمائے ہیں تاکہ میں بعد کوئی شیطان کا چیلا مادر پدر آزاد نہ ہو جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ....

مجھے اس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بہت جلد مسیح ابن مریم تم میں ایک منصف وعادل حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے، وہ عیسائیوں کی صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کروادیں گے اور کافروں سے لیا جانے والا جزیہ موقوف کردیں گے۔ ان کے دور میں دولت اتنی کثرت سے ہوگی کہ کوئی اس کا متمنی نہ ہوگا۔ لوگ ایسے مستغنی اور عابد زاہد ہوں گے کہ انہیں ایک سجدہ کرنا دنیا کے تمام خزانوں سے بہتر معلوم ہوگا اور جب مسیح کی وفات ہوگی تو سب عیسائی مسلمان ہوچکے ہوں گے۔ (بخاری۔ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ....

مسیح ابن مریم دنیا میں اتریں گے' وہ شادی کریں گے' ان کے بچے بھی ہوں گے۔ وہ ۴۵ سال تک زندہ رہیں گے اور پھر وفات پا جائیں گے' انہیں میری قبر میں (در روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) دفن کیا جائے گا اور قیامت والے دن ہم اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ابوبکرؓ ہمارے دائیں طرف اور عمرؓ بائیں طرف ہوں گے۔ (مسلم' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' احمد' الفاظ از مسلم)

اس موضوع پر ایسی بے شمار احادیث مبارکہ موجود ہیں کہ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف فرما دیا ہے کہ مسیح ابن مریم کون ہوں گے' کیسے ہوں گے کہاں سے آئیں گے' کیا کچھ سرانجام دیں گے' کتنا عرصہ زمین پر رہیں گے' اور پھر آپ علیہ السلام کہاں دفن ہوں گے۔ مجموعی طور پر جو چند مخصوص خوبیاں احادیث میں ملتی ہیں وہ یہ ہیں کہ ....

۱۔ مسیح موعود' عیسیٰ ابن مریم کے بیٹے ہوں گے اور ان کی مثل کوئی بھی نہ ہوگا۔ ۲۔ آپؑ آسمان سے بحیثیت پیغمبر نازل ہوں گے اور آپ کا یہ نزول جسمانی ہوگا گویا آپؑ کا پیغمبر ہونا بھی اٹل ہے اور نازل ہونا بھی نوشتہ تقدیر ہے (آپ کی یہ نبوت نئی نہیں ہوگی بلکہ وہی ہوگی کہ جو اللہ نے آپ کو عطا فرمائی تھی)

۳۔ آپؑ آسمان سے دمشق کے مشرقی کنارے پر واقع ایک مسجد کے سفید مینار پر اس طرح نازل ہوں گے کہ آپ کا ایک ہاتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دوسرا ہاتھ حضرت میکائیل علیہ السلام کے پروں پر ہوگا اور آپؑ پیلے رنگ کی دو چادروں میں ملبوس ہوں گے۔

۴۔ آپؑ کی تشریف آوری سے تمام کافروں اور ملحدوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ۵۔ آپؑ محکوم یا ظالم حکمران کی بجائے ایک منصف وعادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہونگے۔

۶۔ آپؑ صلیب کو توڑ دیں گے تاکہ پھر کوئی اس کی عبادت نہ کرسکے۔

۷۔ آپؑ تمام خنزیروں کو ختم کردینے کا حکم دیں گے تاکہ کوئی دوبارہ انہیں کھا نہ سکے۔

۸۔ آپؑ تمام لوگوں کو اسلام کے قریب لائیں گے تاکہ کسی دوسرے مذہب کو اسلام کی مخالفت کرنے کی جرات نہ ہوسکے۔

۹۔ آپؑ مقام لد پر دجال کو قتل کریں گے۔

۱۰۔ آپؑ کے دور میں لوگوں کے پاس اتنی دولت ہوگی کہ ایک بھی فقیر نہیں آئے گا۔

۱۱۔ آپؑ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں گے اور وہ بھی عبادت کو دولت پر ترجیح دیں گے۔

۱۲۔ زمین پر مکمل سکون اور امن ہوگا۔ شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پر پانی پئیں گے' بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ دنیا لالچ اور حرص سے پاک ہو جائے گی۔

۱۳۔ آپؑ بعد از نزول یا تو حج ادا کریں گے یا پھر عمرے کے بعد اور یا پھر حج وعمرہ اکھٹے ہی ادا کریں گے

۱۴۔ آپؑ پینتالیس (۴۵) سال تک زمین پر رہیں گے اور پھر آپ کا انتقال ہو جائے گا۔

۱۵۔ مسلمان آپؑ کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

۱۶۔ آپؑ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں دفن ہوں گے۔

یہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند امتیازی خصائص جنہیں ہم نے مختلف صحیح اور معتبر احادیث مبارکہ سے چن کر آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ دوسری طرف مرزا غلام احمد کا دعویٰ ہے کہ وہ وہی مسیح موعود ہے جس کے متعلق تمام الہامی کتابیں پہلے سے خوش خبری دے چکی ہیں حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اوپر بیان کردہ خوبیوں میں سے ایک خوبی کا بھی اطلاق مرزا پر نہیں ہوتا' آیئے غیر جانب دار ہو کر ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں۔

مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق مدینہ کے مہ تمامؐ کا فرمان ہے کہ وہ عیسیٰ ابن مریم ہوں گے یعنی ان کا نام عیسیٰ ہوگا اور وہ مریم علیہ السلام کے بیٹے ہوں گے لیکن دعویٰ مسیحیت کا زعم لئے مرزا میں ایسی کوئی بات نہیں ہے نہ تو اس کا نام عیسیٰ اور نہ ہی وہ مریم کا بیٹا ہے جیسا کہ اس کے اپنے بیان سے واضح ہے ....

میرا نام غلام احمد ہے میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا کا نام عطا محمد۔

(حاشیہ کتاب البریہ۔ ص ۱۳۴ از یعقوب قادیانی)

دنیا کا کوئی مرزائی یہ بات بھی ثابت نہیں کرسکتا کہ اس کی ماں کا نام "مریم" تھا کیونکہ ہماری یہ دلیل فوراً ہی اس کا رنگ فق کردے گی کہ ....

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ کے سوا پوری کائنات میں ایک بھی عورت ایسی نہیں ہے کہ جو حضرت مسیح موعود (غلام احمد) کی والدہ محترمہ چراغ بی بی کی ہمسری کرسکے۔ (حیاۃ النبی۔ ج ا۔ ص ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ یعقوب قادیانی)

معلوم ہوا کہ اس کا اپنا نام غلام احمد تھا۔ اس کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا اس کی ماں "چراغ بی بی" کے نام سے جانی جاتی تھی جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ......

تم میں مسیح ابن مریم نازل ہوں گے۔ (متفق علیہ)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اسم عیسیٰ" کو مخصوص کرتے ہوئے فرمایا کہ .....

دجال میری امت میں سے نمودار ہوگا۔ وہ چالیس دن' مہینے یا سال تک زمین پر جمے رہے گا مجھے نہیں علم کہ یہ کتنی مدت ہوگی پھر اللہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا وہ عروہ بن مسعودؓ سے مشابہ ہوں گے۔ (مسلم۔ احمد۔ الحاکم)

ان مستند صریح نصوص کو دیکھتے ہوئے مرزا صاحب نے خود بھی اپنے آپ کو "ابن مریم" ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اوراس کی کوشش میں یہ بھی بھول بیٹھے کہ ان کی کتنی رسوائی ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے مثلاً لکھتے ہیں کہ ....

مجھے مریم بنایا گیا۔ میں دو سال تک مریم بنا رہا پھر مجھ میں استعارتاً" اس طرح روح پھونکی گئی

جس طرح کہ مریم میں پھونکی گئی تھی۔ اس کے بعد میں حاملہ ہوگیا۔ چند ماہ کے بعد جو دس سے زائد نہ تھے' میں مریم سے عیسیٰ بن گیا اسی لئے میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ (کشتی نوح۔ ص ۱۶)

اور جگہ لکھا کہ ....

واقعی اللہ نے مجھے اس مریم کا نام دیا ہے کہ جو عیسیٰ کے ساتھ حاملہ ہوئی تھی۔ سورہ التحریم میں اللہ نے میرے ہی متعلق فرمایا ہے کہ "ہم نے باحیا مریم بنت عمران میں اپنی روح نفخ کی" (تحریم۔ آیت ۱۲)

اور چونکہ مریم ہونے کا دعویٰ صرف میں نے ہی کیا ہے اسی لئے میں ہی مریم ہوں جس میں روح عیسیٰ پھونکی گئی تھی۔ (حقیقتہ الوحی۔ ص ۳۳۷)

اور ایک دفعہ تو یہ توہین باری تعالیٰ اور حماقت کی آخری حد تک پہنچ گیا اور کہنے لگا کہ ......

میں نے کشف کی حالت میں دیکھا کہ میں عورت ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قوت رجولیت (ہمبستری) کا اظہار فرمایا ہے۔ (معاذ اللہ' استغفراللہ' لعنتہ اللہ علی الکاذبین) ۔ (اسلامی قربانی۔ ص ۳۴ ۔ از یار محمد)

اسے یہ زعم اور خیال خام تھا کہ وہ ہی قرآنی آیات کے مصداق ہے لہٰذا اس نے اپنے مسیح ہونے کی دلیلیں دینا شروع کردیں' تاہم اسکی یہ مزعومہ براہین اتنی ہی گھٹیا اور نامعقول ہیں جتنی کہ یہ عبارت جسمیں یہ کہتا ہے کہ .... عیسیٰ ابن مریم کا مسیح ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ موخر الذکر کے مشابہ ہوگا۔ میں بھی بہت سے معاملات میں عیسیٰ سے مشابہ ہوں حتیٰ کہ پیدائش کے معاملے میں بھی میں اس سے بہت مشابہت رکھتا ہوں مثلاً پیدائش عیسیٰ (بن باپ کے سبب) دنیا کے لئے ایک بے نظیر واقعہ تھی جبکہ میری پیدائش کا سلسلہ اس سے بھی زیادہ منفرد ہے اور وہ یہ کہ میرے ساتھ ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی تھی جو کہ انسانی تخلیق کا ایک حیران کن اور نایاب واقعہ ہے کیونکہ عام طور پر ایک وقت میں ایک ہی بچہ جنم لیتا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۱۰)

اب بتایئے کہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی حماقت اور نامعقول دلیل ہوسکتی ہے لیکن یہ بیوقوف انسان اس پر بھی بال کھڑے کرتے ہوئے دیدہ دلیری سے کہتا ہے کہ ....

عیسیٰ کوئی ہمہ پہلو اسرائیلی نہ تھے بلکہ یہ نسبت انہیں صرف اپنی ماں کی وجہ سے ملی تھی بالکل اسی طرح میں بھی اپنے خاندان کی چند سید خواتین کی وجہ سے ہاشمی ہوں اگرچہ میرے والد کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (محاضرہ سیالکوٹ۔ ص نمبر ۱۷)

ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ ....

میں اس نظریے کے تحت بھی عیسیٰ سے مشابہ ہوں کہ میں قریشی نہ ہونے کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہونے والے سلسلہ نبوت میں ایک رابطے کی حیثیت سے چودھویں صدی میں رسالت کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں۔ یہ بات بالکل اسی طرح ہے کہ جیسے عیسیٰ بن باپ کے

سبب بنی اسرائیل سے تو نہ تھے لیکن پھر بھی موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کو آگے بڑھانے کیلئے وہ ان سے چودہ صدیاں بعد ظاہر ہوئے۔ (تذکرہ الشہادتین۔ ص ۳۳)

اس پر بھی اس کی کینہ پروری میں کمی نہیں آئی۔ لہٰذا مزید لکھتا ہے کہ . . .

یقین کیجئے کہ میں وہی عیسیٰ ابن مریمؑ ہوں جسے نازل ہونا تھا کیونکہ میں ہی ایک ایسا انسان ہوں کہ جس کا روحانی پیشوا یا شیخ نہیں ہے اور درحقیقت یہی وہ بات ہے کہ جو مجھ میں اور ابن مریمؑ میں مشترک ہے کیونکہ وہ ایک جسمانی باپ کے بغیر پیدا ہوئے تھے اور میں ایک روحانی باپ کے بغیر پیدا ہوں (ازالہ اوہام۔ ص ۶۵۹)

میں یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس جھوٹے مدعی کی ان واضح گستاخیوں کے بعد بھی یہ کتنی بے حیائی اور رسوائی کی بات ہے کہ قادیانی مسلمانوں سے پھر بھی یہ امید اور خواہش رکھتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد کو مسیح موعود تسلیم کریں اور اس پر ایمان لائیں۔ آیئے اگلے نکات پر گفتگو سے قبل مرزا کی ایک عبارت دیکھتے چلیں جس کی زد میں یہ خود ہی آتا ہے کہ ......

(جھوٹے انسان کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ وہ اپنی بات کی خود ہی تردید کرتا رہتا ہے براہین احمدیہ۔ ج نمبر۵۔ ص ۱۱۲)

ثانیاً" یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ وہ آسمان سے نازل نہیں ہوا تھا بلکہ اس نے مشرقی پنجاب (انڈیا) کے ایک قصبے قادیان میں جنم لیا تھا۔ اس بات پر ایک قادیانی اخبار یوں شاہد ہے کہ ......

قادیان حضرت مسیح موعود کا مولد' مسکن اور مدفن ہے۔ (الفضل ۱۳۔ دسمبر ۱۹۲۹)

نزول مسیح والی حدیث پر قادیانی ماہرین یہ نکتہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ اس میں پایا جانے والا لفظ "السماء" یعنی کہ "آسمان" بخاری و مسلم میں نہیں ہے بلکہ اسے مسلمانوں نے درج کیا ہے اسی لئے "نزول" کا سیدھا سادا ترجمہ صرف اور صرف "ظاہر ہونا" ہے۔

ان اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ لفظ "السماء" کو ہم نے نہیں تراشا بلکہ اسے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں استعمال فرمایا تھا کہ جسے امام بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سند سے

"باب الاسماء والصفات" میں روایت کیا ہے۔ حدیث یہ تھی کہ ......

کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم

تم اس وقت کیا کرو گے کہ جب عیسیٰ ابن مریم آسمان سے تم میں نازل ہوں گے اور تم میں سے تمہارا امام بھی ہوگا۔ (امام سے مراد' امام مہدی ہیں۔ مترجم)

حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ "نزول" کا ترجمہ "ظاہر ہونا" صحیح نہیں ہے۔

قادیانی یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ "السماء" کا اضافہ ... طرف سے ہے جبکہ اصل حدیث

میں یہ لفظ موجود نہیں ہے۔ اپنی دلیل کو وہ اسی مفروضے پر قائم رکھے ہوئے ہیں کہ بیہقی نے یہ حدیث بخاری و مسلم کے حوالے سے تحریر کی ہے جنہوں نے اس حدیث کو لفظ "آسمان" کے بغیر ہی روایت کیا ہے مزید یہ کہ امام سیوطی نے بھی بیہقی کے حوالے سے اس حدیث کو "السماء" کے لفظ کے بغیر ہی نقل کیا ہے خلاصہ اعتراض یہ کہ یہ لفظ حدیث کا حصہ نہیں ہے بلکہ اسے بعد میں درج کیا گیا ہے۔

اس سوال کے مناسب اور علمی جواب سے پہلے لازمی ہے کہ ہم کتاب البیہقی کی نوعیت کو سمجھیں۔ یہ کتاب باقاعدہ اور مستقل روایت کی گئی احادیث کے مجموعہ کتب میں سے ایک ہے جسے امام بیہقی نے تالیف کیا ہے۔ بالالفاظ دیگر امام بیہقی اپنی کتاب میں حدیث کو اس کی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ جس طرح امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر محدثین کا طریق کار ہے۔ یہ ان کتب احادیث میں سے نہیں ہے۔ کہ جو متعلقہ سند کے بغیر صرف متن بیان کرتی ہیں جیسا کہ ہم اس ضمن میں مشکوۃ المصابیح' بلوغ المرام اور ریاض الصالحین جیسی کتابیں دیکھتے ہیں کہ جو صرف مرتب کی گئی ہیں۔ مختصر یہ کہ مرتب کی گئی کتابوں میں بیان کردہ حدیث کا صرف حوالہ دے دیا جاتا ہے' کہ یہ کس امام کی کتاب الحدیث سے لی گئی ہے جبکہ دوسری قسم کی کتابوں میں روایت حدیث کے ساتھ اس کے ایک ایک لفظ کے مادے کی تحقیق (اشتقاق) اور تکوین کے متعلق بھی وضاحت کا ارادہ کیا گیا ہوتا ہے۔

اسی لئے جب امام بیہقی اس روایت کو بخاری کی طرف منسوب کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس حدیث کا منبع بخاری شریف ہے بلکہ ان کی اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ درحقیقت اسے امام بخاری نے بھی روایت کیا ہے اسی لئے بیہقی شریف میں لفظ "السماء" کا ہونا اور بخاری و مسلم میں نہ ہونا بالکل غلط ہے جبکہ ہمیں اس ضمن میں دیگر صحیح احادیث بھی ملتی ہیں نیز اس پر خطیبؒ کی رائے بھی ہمارے موافق ہے علاوہ ازیں لفظی اور عقلی اعتبار سے بھی "آسمان" اور "نازل ہونے" میں بہت ہم آہنگی اور موافقت پائی جاتی ہے۔ نیز صرف و نحو کے اصول کے تحت اسم اور فعل میں ربط ہونا ضروری ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ "آسمان" اور "نزول" میں مکمل ہم آہنگی موجود ہے۔

امام جلال الدین سیوطیؒ کا بیہقی سے حدیث نقل کرتے وقت لفظ "السماء" چھوڑ دینا بہرحال حدیث کی ثقاہت کے اعتبار سے بے ضرر ہے ممکن ہے کہ انہوں نے حدیث نقل کرتے ہوئے بخاری و مسلم کے صرف متن پر نظر مرکوز کی ہو تاہم ہر صورت میں احتمال کا شائبہ ہے جبکہ واضح دلیل کوئی نہیں بلکہ ایسی لغزشیں خود حدیث کے طالبین سے بھی ہو جایا کرتی ہیں۔ اس تمام بحث کے بعد پھر بھی ہمارے پاس مرزا غلام احمد کے ایک بیان کی شکل میں ترپ کا پتہ موجود ہے کہ جو قادیانی اذہان کو بھی شکوک و شبہات سے آزاد کردیگا۔ اس نے کہا کہ :۔

اس حقیقت سے فرار ممکن نہیں کہ مسیح' آسمان ہی سے نازل ہوں گے کیونکہ پیغمبر کے الفاظ میں

کوئی ابہام نہیں ہوتا۔ (تشحیذ الاذہان)

حدیث شریف میں موجود ہے کہ مسیح پیلی چادروں میں ملبوس حالت میں آسمان سے نازل ہوں گے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۸۱)

امید ہے کہ اس معاملے میں قادیانی حضرات مزید کسی پس وپیش کا اظہار نہیں کریں گے۔

ثالثاً" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان عظیم میں واضح طور پر نزول مسیح کے مقام کو مخصوص کرتے ہوئے فرمایا کہ ....

مسیح موعود دمشق کے مشرقی کنارے پر واقع مسجد کے ایک سفید مینار پر اس طرح نازل ہوں گے کہ آپ نے دو چادریں زیب تن کی ہوں گی اور آپ کے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر ہوں گے۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرزا غلام احمد کبھی بھی دمشق کے مشرق میں واقع سفید مینار پر نازل نہیں ہوا بلکہ اس کی جنم بھومی قادیان ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس نے اپنی پوری زندگی میں دمشق کو دیکھا تک بھی نہیں لیکن بمطابق قدیم مثل کے "بے شرم انسان جو کچھ چاہتا کرتا ہے" یہ شخص حدیث کا انکار تو نہ کرسکا البتہ اس نے اس سلسلے میں ہر قسم کی کذب بیانی اور غلط ترجمانی سے بھرپور کام لیا۔

ایک مرتبہ اس نے کہا کہ ....

میں مسیح موعود ہوں تاہم یہ ممکن ہے کہ دمشق میں ایک اور مسیح آجائے۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۷۲۔ ۷۳)

دوسرے مقام پر کہا کہ ......

میں اس بات سے نہ تو انکار کرتا ہوں اور نہ ہی کروں گا کہ احادیث میں مذکورہ صفات وخصائص سے متصف مسیح موعود کہ جن سے میں عاری ہوں، ممکن ہے کہ دمشق میں نازل ہو۔

(تبلیغ رسالت۔ ج نمبر۲ ص ۱۵۹)

چونکہ ان بیانات سے اس کے دعویٰ مسیحیت کو تقویت نہیں پہنچتی تھی اس لئے اس نے اپنے موقف کو اپنے زعم میں تقویت دینے کیلئے یہ بیان تراشا کہ .....

دمشق کے مشرق میں سفید مینار پر نزول مسیح کے متعلق صحیح مسلم کی حدیث نے محققین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا تھا، تاہم اللہ تعالیٰ نے اب مجھے اس کے معنی ومطالب سے آگاہ فرما دیا ہے اور وہ یہ کہ دمشق سے مراد وہ قصبہ ہے جہاں یزید کے پیروکار، اللہ اور اس کے رسول کے دشمن، اپنی خواہشوں کے پجاری اور دولت کے دیوانے رہتے ہیں بے شک مسیح کا نزول ایسی ہی جگہ ناگزیر تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آشکار کیا کہ دمشق سے مراد ایک ایسا قصبہ ہے جسمیں دمشق والی تمام خوبیاں موجود ہیں۔ اور ایسی جگہ فقط "قادیاں" ہے کیونکہ اس بات کی خبر اللہ نے مجھے بذریعہ وحی دی ہے کہ یہ دمشق سے بہت مشابہت رکھتا ہے اور اس میں یزید کے پیروکار سمیت دیگر تمام لوگ رہتے

ہیں۔ اگرچہ تشبیہ اور اصل چیز میں مکمل مماثلت ومشابہت ضروری ہے لیکن بعض اوقات معمولی سی شباہت کی بنا پر بھی ایک چیز کا نام دوسری کے نام پر رکھ دیا جاتا ہے اس عام قاعدے کے مطابق اللہ تعالٰی نے قادیان کو دمشق کے مشابہ قرار دیا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ تلخیص۔ ص ۶۳ - ۷۰)

رہی بات مینار کی تو اس نے ۱۹۰۳ء میں ٹھیک اپنے دعوٰی مسیحیت کے دو سال بعد قصبہ قادیان میں ایک مینار تعمیر کروا لیا ہے جسے "منارہ المسیح" سے موسوم کیا گیا ہے اور پھر یہ اعلان کیا کہ ......

یہ مینار ہے جس کے متعلق احادیث میں وارد ہوا ہے کہ اس پر مسیح نازل ہوگا

(تبلیغ رسالت۔ از قاسم قادیانی)

یقیناً" یہ اس کی حماقت کا عروج ہے لیکن اس سے بھی زیادہ حیرانگی ہمیں اس کے ان حواریوں پر ہے کہ جو نہ جانے کس دماغی خلل کے تحت اس کی حماقتوں پر ایمان رکھے ہوئے ہیں۔ بے شک خدائے عزوجل نے ان ہی کے متعلق فرمایا ہے کہ ....

اولئک لهم قلوب لا یفقهون بها' ولهم اعین لا یبصرون بها' ولهم آذان لا یسمعون بها' اولئک کالانعام بل هم اضل' اولئک هم الغافلون○

ان لوگوں کے پاس دل ہیں مگر سوچتے نہیں' آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں کان ہیں مگر سنتے نہیں بے شک وہ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔ اور غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

(اعراف ۱۷۹)

ان تمام واضح نشانات کے باوجود یہ احمق بدستور اپنی حماقتیں جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ ......

صحیح مسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ مسیح علیہ السلام دو چادروں میں ملبوس ہوکر نازل ہوں گے۔

(ازالہ اوہام - ص ۸۱)

اور ان چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کردیا تھا کہ نزول کے وقت مسیح بیمار ہوں گے۔ اور میں واقعی دو امراض دوران سر اور کثرت بول میں مبتلا ہوں (بدر - ۷ - جون ۱۹۰۶)

آخر میں اس نے کہا کہ ......

احادیث میں وارد ہوا ہے کہ مسیح دو پیلی چادروں میں نازل ہوں گے اور یہ دو چادریں جو کہ دو بیماریاں ہیں مجھے لاحق ہیں اول میرا دوران سر جو مجھے بعض اوقات مفلوج کرکے رکھ دیتا ہے' اور دوم کثرت پیشاب جو مجھے دن رات میں سو سو مرتبہ بھی آجاتا ہے۔ (حقیقتہ الوحی۔ ص ۲۰۶ -۲۰۷)

یہ بات قطعاً" حیرت انگیز نہیں ہے کہ مسیح صادق' اللہ کے حکم سے اندھوں کو بینائی' جزامیوں کو تندرستی اور مردوں کو زندگی عطا کردیا کرتے تھے کیونکہ یہ آپ کے معجزات تھے مگر اس جھوٹے مسیح کا حال دیکھو کہ جو کسی کے لئے باعث شفا تو کیا ہو خود ہی ایسی بیماری (کثرت پیشاب) کا شکار تھا کہ جو

اسے بے دم کر کے رکھ دیتی تھی اور جس کی خاطر اسے اپنے پاس برتن رکھنا بھی پڑتا تھا اور بعد ازاں اسے خود صاف بھی کرنا پڑتا تھا۔ (الفضل۔ ۶ ستمبر۔ ۱۹۴۰)

بہرحال اس کی طرف سے پیش کی گئیں یہ تمام لغویات وتاویلات اسے خود کو بھی مطمئن نہ کر سکی تھیں۔ لہٰذا اسے کہنا ہی پڑا کہ .....

ممکن ہے کہ وہ مسیح بھی نازل ہو جائے جس کے خصائص احادیث میں مذکور ہیں۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۱۹۹)

اس ضمن میں اس کا ایک بیان دیکھتے جایئے جس میں کہا گیا کہ .....

ایک پاگل یا منافق انسان ہی اپنے بیانات کی تردید کرتا ہے۔ (سات بھجن۔ ص ۳۱)

ان تمام باتوں کے باوجود اس "مسیح موعود" نے اس شرط کو پھر بھی پورا نہیں کیا کہ جس کا ذکر حدیث میں یوں ملتا ہے مسیح فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے۔ اور یہ بات واقعی درست ہے کہ اس نے اس ضمن میں کوئی توجیہہ پیش کی بھی نہیں ہے کیونکہ ایسی حرکت اس کے جھوٹ کا مزید پول کھول سکتی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح علیہ السلام کی چوتھی خاصیت یہ بیان فرمائی تھی کہ ان کے دور میں کفار کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ جب کہ مرزا نے دعویٰ نبوت ومسیحیت کر کے مزید کفر میں اضافہ کر دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ کافر ہے (حقیقتہ الوحی۔ ص ۱۶۳)۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ صرف ۲۰ ہزار اتمقین نے اس کا "اسلام" قبول کیا تھا جسکی تفصیل یوں ہے ..... مسیح موعود حضرت مرزا کی وفات کے ۲۰ سال بعد جب ان کے پیروؤں کی مردم شماری کی گئی تو ان کی تعداد بیس ہزار سے زائد نہ تھی (الفضل۔ ۲۱ جون ۱۹۳۴)

مرزا کے فتوے کے رو سے دیکھا جائے تو گویا صرف بیس ہزار لوگ "مسلمان" تھے معلوم ہوا "آمد مرزا" نے کفر میں مزید اضافہ کر دیا تھا بجائے اس کے کہ اس کا خاتمہ کیا جاتا۔ **لعنتہ اللہ علی الکاذبین**○

مسیح موعودؑ کی ایک اور اہم خوبی یہ ہے کہ وہ رعایا کی بجائے ایک منصف حکمران ہونگے جبکہ مرزائے قادیان نہ صرف یہ کہ محکوم تھا بلکہ حد درجہ بدبخت' غاصب دولت' ملحد' حکومت کا غلام اور اپنی ان "خوبیوں" پر فخر کرنے والا انسان تھا.....

میرے والد مرتے دم تک گورنمنٹ انگلشیہ کے ایک مخلص خادم رہے۔ حکومت کی وفاداری' مجھے اپنے بھائی عبدالقادر سے بھی وراثت کے طور پر ملی تھی۔ وہ بھی ہمارے والد کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے اپنی وفات تک اپنے آقاؤں کے وفادار رہے ان کے بعد حکومت برطانیہ کی خدمت کرنے کی باری میری تھی۔ میرے پاس دولت یا جاگیر نہیں تھی اسی لیے میں نے اپنے ہاتھوں اور اقوال سے حکومت کی خوب خدمت کی اور اس سلسلے میں میں اپنے بزرگوں سے بھی بازی لے گیا ..... اور اب

میں نے اللہ سے وعدہ کیا ہے کہ میں حکومت کی مدح کے بغیر کوئی کتاب تصنیف نہیں کرونگا۔
(ضیاء الحق ۔ ج نمبر ا ص ۲۸)

ایک جگہ لکھتا ہے کہ ......

میں نے کسی بھی دوسرے انسان حتیٰ کہ اپنے بزرگوں سے بھی زیادہ اس حکومت کی خدمت کی ہے۔ میں اس نظریے کو آشکار کرنے کے لئے کہ جہاد' حکومت کے مفاد کے خلاف اور غیر قانونی حرکت ہے' عربی' فارسی اور اردو میں بے شمار کتابیں لکھ چکا ہوں اور یہ کہ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دل کی گہرائیوں سے حکومت برطانیہ کا حکم بجا لائیں۔ میری تحریروں نے میری جماعت کے کارکنوں کی تشکیل اس طرح کی ہے کہ اب وہ دل وجان سے حکومت کے وفادار ہیں اور ہر لمحے قربانی کی خاطر تیار ہیں۔ (تبلیغ رسالت۔ ج نمبر ۷ ص ۶۵)

ایک طرف تو اس کے یہ تاثرات ہیں جبکہ دوسری طرف یہ اعتراف ہے کہ .....

مسیح علیہ السلام ایک قابل رشک مقام یعنی کہ حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے تاہم میں ایک عاجز اور درویش صفت انسان ہوں۔ (ازالہ اوہام ص ۲۰۰)

اس تضاد بیانی سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے دعویٰ مسیحیت میں کتنی صداقت اور حقیقت ہے

بقیہ مضمون عورتوں کا لباس کیسا ہو

زیب وزینت کرکے گھر سے نکلتی تھیں۔ اور پرائے مردوں کو اپنی طرف مائل کرتی تھیں"

ایک اور فرمان نبویؐ ہے کہ غیروں کے سامنے زینت کے ساتھ نازو انداز سے چلنے والی عورت کی مثال ایسی ہے جیسے قیامت کے روز کا اندھیرا کہ جس میں روشنی نہیں ہے۔ (ترمذی) اس زمانے میں ایک اور فیشن چل نکلا ہے کہ بعض عورتیں مردوں اور مرد عورتوں کا سا لباس پہنتے ہیں یہ بڑا ہی قبیح اور لعنت کا فعل ہے۔ اس سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کا لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت فرمائی جو مردوں کا لباس پہنتی ہے روایت کے الفاظ یہ ہے **لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المراۃ و علی المراۃ تلبس لبسۃ الرجل** (ابوداؤد)

بعض عورتوں میں ایک اور بڑی بری عادت ہوتی ہے وہ یہ کہ دکھلاوے اور شہرت کیلئے قیمتی لباس پہننا پھر زیب وزینت کرکے لوگوں میں اپنی بڑائی کو دکھانا اس سلسلے میں فرمان رسالت ماب ہے کہ **من لبس ثوب شھرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلتہ یوم القیامتہ** جس شخص نے دنیا میں شہرت کا لباس زیب تن کیا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائے گا۔ (احمد)